شرح صغیر

قصیدہ غوثیہ

مع

ختم غوثیہ

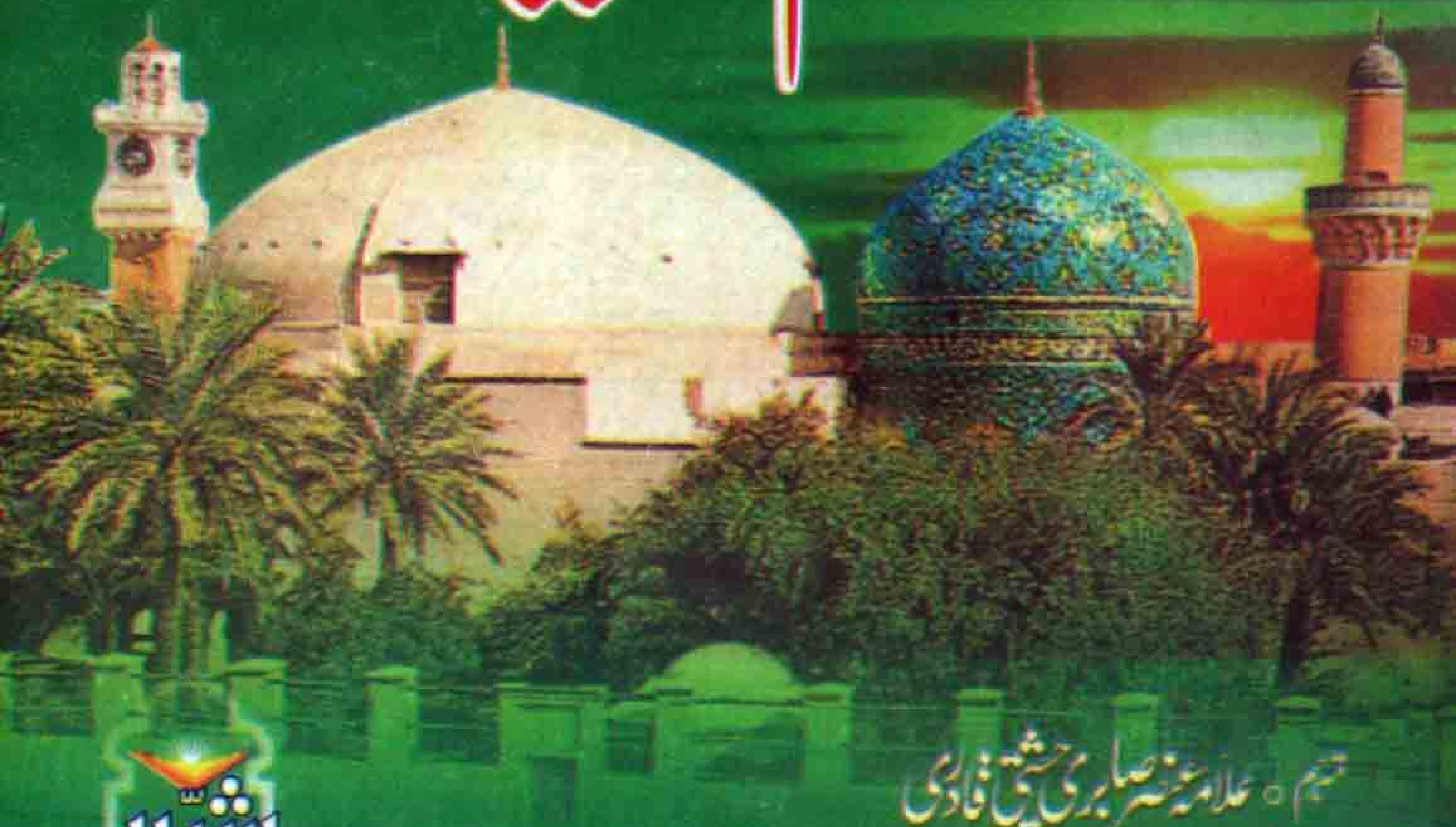

ترجمہ ○ علامہ غضنفر صابری چشتی قادری

تصحیح ○ شکیل مصطفےٰ اعوان چشتی

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

شرح صغیر

قصیدہ غوثیہ

مع

ختم غوثیہ

مترجم

علامہ عنصر صابری چشتی قادری

تصحیح

محمد شکیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب — قصیدہ غوثیہ مع ختم غوثیہ

مترجم — علامہ عنصر صابری چشتی قادری

تصحیح — محمد شکیل مصطفی اعوان صابری چشتی

کمپوزنگ — ورڈز میکر

مطبع — اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

تعداد — 1100

سن اشاعت — مارچ 2007ء / ماہ صفر المظفر 1428ھ

ناشر — ملک شبیر حسین

سرورق — فیضی گرافکس دربار مارکیٹ لاہور

قیمت — 40/= روپے

شبیر برادرز
بیسمنٹ زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قصیدہ خمریہ از حضرت میراں محی الدین غوث الثقلین شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بے شمار اوصاف کا حامل ہے' قصیدہ غوثیہ جو آپ نے حالت جذب میں فرمایا خمریہ ہے اس کے لاتعداد فوائد میں سے چند ایک جو بزرگان دین نے گنوائے ہیں درج ذیل ہیں:

☆ جو کوئی اس قصیدہ کو ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے گا۔

☆ جو اس کا ورد کرے اس کا حافظہ ایسا ہو جائے گا جو پڑھے یا سنے گا وہ یاد رہے گا۔

اس قصیدہ کے ورد کی طفیل عربی استعداد میں اضافہ ہوگا۔

☆ جس مقصد کے لیے اس قصیدہ کو چالیس روز پڑھا جائے وہ پورا ہو جائے گا جو اسے پاس رکھے خود پڑھنا نہ جانتا ہو کسی سے پڑھوا کر سنے انشاء اللہ غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوگی۔

☆ جس مقصد کے لیے پڑھا جائے پڑھنے سے قبل اور آخر درود شریف

marfat.com

پڑھا جائے اور نیاز برشیرینی غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ دلوائی جائے انشاء اللہ مراد بر آئے گی بشرطیکہ ارادہ نیک ہو، پڑھنے والا سختی سے صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرے، گناہ صغیرہ وکبیرہ کا مرتکب نہ ہو یا ہر قسم کے گناہ سے توبہ کر کے شروع کرے۔

☆ حصول مراد کے لیے اس قصیدہ کو قبلہ رو ہو کر پڑھنا چاہئے' اوّل اور آخر درود شریف پڑھنا لازمی اور لابدی ہے۔

ترجمہ تشریح اور مطالب کے علاوہ عملیات بھی پیش خدمت ہیں جو احباب اس کو پڑھیں وہ غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے میخانہ ازلی ابدی کے پیمانہ سے دردتہ جام کا ایک گھونٹ اس ناچیز کو عطا کئے جانے کی التجا بضرور کریں۔ کیونکہ:

حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمٖ

یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کے در سے امیدوار عنایات سے محروم رہے یا آپ کا پناہ گزین آپ کے دروازے سے بے توقیر واپس لوٹ آئے۔

احقر العباد

عنصر صابری

چشتی قادری

marfat.com

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

اکابرینِ امت کی نگاہ میں

حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں: آپ حسب تصریح ''تحفۃ الابرار'' از مرزا آفتاب بیگ چشتی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے رشتے میں خالہ زاد بھائی ہیں۔

یا غوثِ معظم، نور ہدیٰ، مختارِ نبی، مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم، قطبِ علیٰ، حیراں ز جلالت ارض و سما

در صدق ہمہ صدیق وشی، در عدل و عدالت چو عمری
اے کانِ حیا عثمان منشی، مانند علی باجود و سخا

در بزمِ نبی، عالی شانی، ستار عیوب مریدانی
در ملک ولایت سلطانی، اے منبع فضل وجود و سخا

marfat.com

چوں پائے نبی شد تاجِ سرت، تاجِ ہمہ عالم شد قدمت
اقطابِ جہاں در پیشِ درت، افتادہ چو پیشِ شاہ و گدا

گرداد مسیحؑ بہ مردہ رواں، دادی تو بدِین محمد جاں
ہمہ عالم محی الدیں گویاں، بر حسن و جمالت گشتہ فدا

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ ذیل میں حضرت غوث الاعظم کو مخاطب کرتے ہیں:

قبلۂ اہل صفا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
دستگیر ہمہ جا، حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

خاکِ پائے تو بود روشنئ اہلِ نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

بے نواختہ دلم، نیست کسے آنکہ دہد
ختہ راجز تو دوا، حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

حضرتت کعبۂ حاجاتِ ہمہ خلقان است
حاجتم ساز روا، حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

marfat.com

مردہ دل گشتہ ام و نام تو محی الدین است
مردہ را زندہ نما، حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

اس طرح کتب معتبرہ سے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید احمد رفاعی، خواجہ ابو یوسف ہمدانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور کئی دیگر پیشوایان سلسلہ ہائے طریقت کا آنجناب رضی اللہ عنہ سے استفاضہ ثابت ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ آپ کی شان میں فرماتے ہیں:

"شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ بادشاہ طریق اور تمام عالم وجود میں صاحب تصرف تھے' کرامات وخوارق عادت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک دوامی ید طولیٰ عطا فرمایا تھا۔" (ترجمہ)

مخدوم جہاں حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ شان غوث الاعظم یوں بیان کرتے ہیں:

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقاں
ذات تو ہست قبلۂ ایمان عاشقاں

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جان عاشقاں

حضرت ابو المعالی مرشد حضرت بھیکہ میراں رحمۃ اللہ علیہ یوں مدح سرا ہیں:

گر کسے واللہ بعالم از می عرفانی است
از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است

marfat.com

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ؎

غوث اعظم دلیل راہ یقین
به یقیں رہبر اکابر دین

اوست در جملہ اولیا ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

نیز ''اخبار الاخیار'' میں رقمطراز ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم کو قطبیت کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ کا مرتبہ عطا فرمایا' فرشتوں سے لے کر زمینی مخلوق تک آپ کے کمال، جلال اور جمال کا شہرہ تھا' اللہ تعالیٰ نے بخشش کے خزانوں کی کنجیاں اور جسمانی تصرفات کے لوازم واسباب آپ کے اختیار واقتدار میں دے دیئے تھے اور تمام اولیاء اللہ کو آپ کا مطیع وفرمانبردار بنادیا تھا' غرضیکہ تمام اولیائے وقت، حاضر و غائب، قریب و بعید، ظاہر و باطن سب کے سب آپ رضی اللہ عنہ کے فرمانبردار و اطاعت گزار تھے اور آپ تمام اولیاء کے سردار و سالار تھے' کیونکہ آپ قطب الوقت' سلطان الوجود' امام الصدیقین' حجۃ العارفین، روح معرفت' قطب الحقیقت' خلیفۃ اللہ فی الارض، وارث کتاب اللہ' نائب رسول اللہ' الوجود البحث النور الصرف' سلطان الطریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق ہیں۔''

حضرت الحاج محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مدح غوث اعظم بیان کرتے ہیں:

خداوند بحق شاہ گیلانی رضی اللہ عنہ

محی الدین و غوث و قطبِ دوراں

marfat.com

بکن خالی مرا از ہر خیالے
ولیکن آں کہ زو پیداست حالے

میرے پیر، فخر المشائخ حضرت مولانا غلام ربانی چشتی صابری مدظلہ حضرت پیران پیر کی شان بیان کرتے ہوئے عموماً ''اقتباس الانوار'' سے یہ سطور بیان فرمایا کرتے ہیں:

''جس کسی کو ظاہری، باطنی، فیض حاصل ہوا، سیدنا غوث الاعظم کی وساطت سے ہی ہوا' خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو' کوئی ولی آپ رضی اللہ عنہ کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہوسکتا۔''

حق تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دے دی ہے' جسے چاہیں، کسی منصب ولایت پر مقرر فرما دیں' جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرما دیں۔''

حضرت شیخ محمد اکرم چشتی صابری قدوسی، اقتباس الانوار میں جناب غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''اس فقیر کو متعدد ثقہ روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری پیشوائے سلسلہ چشتیہ حسب ارشاد نبوی، سیدنا غوث الاعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرصہ فیض حاصل کرتے رہے اور آپ نے شغل ''سہ گوشی'' اور ''حرز سیفی'' بھی آنجناب سے حاصل کیا' ان ہر دو حضرات کی ملاقات اور خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے غوث الاعظم سے استفاضہ کے ثبوت پر کتاب ''فوز المطالب'' مصنفہ مولانا برہان الدین خان بھی قابل دید ہے۔''

marfat.com

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ
سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ
فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ
وَهَمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ
شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ
مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّا زَالَ عَالِیْ

marfat.com

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ
اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
فَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالُ اُعْطِیْ مِثَالِیْ
کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطَرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ
وَ وَلَّا نِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ
فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَا لْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

marfat.com

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّىْ فَوْقَ مَيْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالِىْ
وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِىْ اِلَّا اَتَالِىْ
وَتُخْبِرُنِىْ بِمَا يَاْتِىْ وَيَجْرِىْ
وَتُعْلِمُنِىْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِىْ
مُرِيْدِىْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّىْ
وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالِ
مُرِيْدِىْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّىْ
عَطَانِىْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِىْ
طُبُوْلِىْ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَآءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِىْ
بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِىْ تَحْتَ حُكْمِىْ
وَوَقْتِىْ قَبْلَ قَلْبِىْ قَدْ صَفَالِىْ
نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

marfat.com

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِيْ

رِجَالِيْ فِيْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ

وَفِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ كَاللَّاٰلِيْ

وَكُلٌّ وَلِيْ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّيْ

عَلٰى قَدَمِ النَّبِيْ بَدْرِ الْكَمَالِ

نَبِيٌّ هَاشِمِيْ مَكِّيْ حِجَازِيْ

هُوَ جَدِّيْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِيْ

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّيْ

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيِ الدِّيْنِ اِسْمِيْ

وَاَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِيْ

وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ

وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

marfat.com

(1)

سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

ترجمہ: ''عشق ومحبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے تب میں نے اپنی شراب سے کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔''

فائدہ:

یہ شعر برائے معرفت الٰہی ہزار بار گیارہ دن برائے رجوع محبوب ومقصود ہر روز پانچ سو مرتبہ بعد از نماز عشاء یا تہجد گیارہ روز پڑھیں اول اور آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ جلالی اور جمالی چیزوں سے پرہیز کریں۔

تشریح:

سَقَانِیْ: صیغہ ماضی معلوم سقایہ پانی کا برتن۔

سَاقِیَۃٌ: چھوٹی نہر اس کی جمع ساقیات ہے۔

سَاقِیْ: پانی پلانے والا۔

حُب: بضم حا مصدر۔ دوستی رکھنا محبت حب کی مصدر ہے فعل حب یحب ہے۔

کَاْسَات: کاس کی جمع۔ پانی پینے کا برتن یا وہ پیالہ جس میں شراب ہو اگر شراب نہ ہو تو اسے زجاجہ، اِناء، قدح کہیں گے کاس چونکہ مونث ہے اس لیے اس کی جمع کأسات اور کئوس ہے۔

marfat.com

وِصَال: بروزن فعال، ملنا، ملاقات کرنا۔

قَوْل: کہنا۔

خَمْرَتِیْ: خمرہ عرق انگور، شراب سے کیونکہ عقل جاتی رہتی ہے اس لیے اس کو خمر کہا گیا ہے۔ خمرۃ کھجوروں کا مصلیٰ، خمار نشہ ٹوٹنے کی حالت۔ اس شعر میں خمرہ سے مراد شراب مطلق ہے یا اسرار الٰہیہ ہیں جو بعد وصال عاشق کو حاصل ہوتے ہیں۔

نَحْوِ: طریقہ۔

تَعَالِیْ: امر حاضر معلوم مونث باب تفاعل سے ہے۔

تَعَالٰی: تَعَالِیًا۔ بلند ہوا۔ اوپر والا جب نیچے والے کو اپنی طرف بلاتا ہے تو کہتا ہے تعال۔ مراد بلانا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی میرا ذریعہ وصال الٰہی بنی۔ جب وصال ہوا تو اس نے اسرار الٰہی سمجھنے کی استعداد عطا کی تو میں رموز الوہیت حاصل کرنے کا متحمل ہوا۔ اسرار حقیقت جو قدرت کے نہاں خانہ میں مخفی تھے جب فیضان الٰہی کی شراب حقیقت کا ایک جرعہ میری طلبی پر وہ میرے دل پر ایسا اترا جیسے نشیب میں پانی دوڑتا چلا آتا ہے تو اسرار الٰہیہ شعلہ آتش کی طرح آشکار ہو گئے۔

(2)

سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ

فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

ترجمہ: پیالوں میں بھری ہوئی وہ شراب میری طرف دوڑی جس سے میں اپنے

marfat.com

احباب میں نشہ شراب سے سرمست ہوگیا۔''

فائدہ: برائے حصول مقاصد دینی و دنیوی ہر روز پندرہ سو مرتبہ ۴۱ روز اس شعر کو پڑھیں' اگر ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں تو فوائد از خزانہ غیب ظاہر ہونے لگتے ہیں' اس شعر سے بطفیل غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بارش بھی ہوتی ہے۔ کثرت سے پڑھیں۔

نوٹ: ہر شعر کے اول آخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

تشریح:

سَعَتْ: فعل ماضی ضمیر فاعل خمرہ کی طرف راجع ہے۔

السعی: قصد کرنا، کام کرنا، چلنا دوڑنا۔

المشی: جلدی یا آہستہ چلنا۔

لِنَحْوِیْ: لام زائد۔ نحو طرف جانب۔

کَئُوْس: جمع کأس۔ پیالہ۔

ھِمْتُ: صیغہ ماضی تکلم ھیم۔ ھیمان مصدر ہے شیفتہ ہونا' سرگشتہ ہونا، اس جگہ قصد سے اس کا پینا مراد ہے۔

بِسُکْرَتِیْ: بضم و فتح / سین (س) ہر دو جائز ہے۔

(شدت) مستی، گمراہی، ضلالت۔

سُکر: اصطلاح تصوف میں غلبہ محبت کا نام ہے۔

بَیْنَ: جدائی۔ وصل کے متضاد مسنون میں مستعمل ہوتا ہے کبھی ظرف کے معنی دیتا ہے یہاں یہی مراد ہے۔

الموالی: جمع، مولیٰ، دوست، مددگار، ہمسایہ، چچیرا بھائی، مصاحب، غلام۔

marfat.com

صوفیائے کرام نے فرمایا ہے کہ:

''سکر کی حالت میں انسان کی ہستی اور صفات قائم رہتی ہیں' اس حال میں جو فعل صادر ہوتا ہے اس کا فاعل وہی سمجھا جاتا ہے اور صحو کی حالت میں انسان کی ہستی بذات اللہ قائم سمجھی جاتی ہے' اس کی صفات بشریہ کو خانی خیال کہا جاتا ہے اس لیے اس کے افعال اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں بعض نے سکر کا اطلاق صحو پر بھی کیا ہے۔''

شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب امور خارجیہ عالم جسمانی میں اپنا اثر دکھلاتے ہیں تو بطریق اولیٰ اسرار حقیقت جو ان سے زیادہ ادق اور حیرت افزا ہوتے ہیں روح پر ایک خاص کیفیت پیدا کرتے ہیں یہی سکر ہے' اس ناچیز کے نزدیک واجب الوجود (اللہ تعالیٰ) کے اسرار قدرت ممکن الوجود (انسان) کو محسوس مثالوں میں سمجھائے جا سکتے ہیں' جب کوئی کسی کے حسن و جمال کو دیکھ کر شیفتہ و از خود رفتہ ہوتا ہے تو وہ کیفیت بمنزلہ سکر ہے۔

موسیٰ زہوش رفت بیک پرتوِ صفات

''اللہ تعالیٰ کی تجلی کو موسیٰ علیہ السلام کا نہ برداشت کرنا اور غش کھا کر گر پڑنے کی حالت سکر کی تھی۔'' مگر:

تو عین ذات می نگری در تبسمی

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عین ذات کو دیکھنا اور آپ کے

marfat.com

ہونٹوں پر تبسم ہونا حالت صحو ہے۔''

اسرار الوہیت کی شراب دوڑ کر میری طرف آئی جیسے میرے جذبہ دل نے اسرار الٰہیہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہو میں وصال الٰہی کی نعمت سے سرشار ہوا تو میرا کاسۂ دل فیضان کا ظرف بن گیا جس طرح پانی نشیب کی طرف جلدی جاتا ہے اسی طرح وہ اسرار الوہیت بمثل شراب میری طبعی کشش کی بدولت دوڑ کر اور مچل کر چلے آئے جب میں اس شراب معرفت کو پی رہا تھا تو میرے احباب نے اس کا مشاہدہ بھی کیا میری ہستی کسی سے مخفی نہ تھی۔

(3)

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

ترجمہ: ''میں نے تمام اقطاب سے کہا آپ بھی عزم کریں اور میرے رنگ میں خود کو رنگ لیں کیونکہ آپ میرے احباب ہیں۔''

فائدہ: تسخیر خلائق کے لیے اس شعر کو ہر روز پانچ سو مرتبہ تنہائی میں متوجہ ہو کر پڑھیں۔ جلالی جمالی چیزوں سے پرہیز۔

تشریح:

فَا: عاطفہ ترتیب حالات کے لیے ہے۔

قَوْل: اقطاب کو دعوت دینا یہاں مراد ہے۔

سَائِر: بوزن فاعل، باقی، جمیع۔

اَقْطَاب: جمع قطب ہے۔ قطب ایک ستارہ کا نام ہے جو ایک جگہ قائم رہتا ہے۔

marfat.com

قطب قوم کا سردار ہوتا ہے جس پر پوری قوم کا دارومدار ہوتا ہے۔ چکی کی کیلی بھی قطب کہلاتی ہے۔ اس جگہ قطب کی جمع اقطاب ہے جو بمعنی اولیاءاللہ ہے۔

لُمُّوْا: صیغہ امر جمع مذکر۔ یہاں مخاطب اقطاب ہیں۔ لم مصدر اترنا۔ اپنا اور اپنے یاروں کا حصہ کھانا پینا۔

بِحَالِی: میں۔ ملا۔ میرے حال میں داخل ہو۔ میرے حال کے ساتھ ملا۔

وَادْخُلُوْا: صیغہ امر جمع مذکر۔ دخول۔ کسی مکان میں داخل ہونا۔

رِجَال: جمع رجل۔ مرد رجال سے مراد مریدانِ باصفا ہیں۔

مئے عشق الٰہی سے سرشار ہو کر میں نے تمام اقطاب سے کہا آپ بھی عزم کریں اور خود کو میرے رنگ میں یعنی نشہ عرفان میں رنگ لیں کیونکہ آپ میرے احباب ہیں۔

(4)

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَاکِیْ

ترجمہ: ''مستحکم ارادہ سے ہمت کر کے جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو ساقی قوم نے میرے لیے لبالب جام بھرے ہیں۔''

فائدہ: ہمت اور طاقت کے حصول کی خاطر سو بار روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

وَ: واؤ۔ اس سے پہلے شعر کی طرف معطوف علیہ۔

marfat.com

هُمُّوْا: بصیغہ امر حاضر۔ الھم، مصدر، غم کرنا، قصد کرنا۔

هَم: آئندہ کا غم۔

وَاشْرَبُوْا: بصیغہ امر عطف ھموا پر ہے شرب مصدر، پینا۔

جُنُوْد: جمع جند لشکر۔

سَاقِیْ: پلانے والا۔ یہاں مراد نبی کریم ﷺ۔

قَوْم: مردوں کی جماعت۔

بِـالْوَافِیْ مَلاٰلِیْ: لبالب، ساقی قوم نے میری خاطر عشق کا پیالہ بھرا بعض نسخوں میں بِـالْوَافِی الْمَلاٰلِیْ آیا ہے اس کے معنی موزوں نہیں اس لیے یہ درست نہ ہے۔

اس شعر کا پچھلے شعر سے گہرا تعلق ہے۔ اس میں آپ نے اولیاء اللہ اور اقطاب سے ازراہ شفقت فرمایا آپ ارادہ مستحکم کریں کیونکہ بغیر ارادہ کچھ نہیں ہوتا۔ کمر ہمت باندھ کر میرے ساتھ چشمہ عرفان سے وہ جام پیئں جو نبی کریم ﷺ نے میرے لیے لبالب بھرا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس شعر میں ساقی کوثر ﷺ کے ان معجزات کی طرف اشارہ ہے۔ آپ ﷺ اگر پانی کو یا طعام کو اپنا دستِ مبارک لگا دیتے تھے تو وہ ختم نہ ہوتا تھا۔ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ شراب معرفت کا پیالہ حضور ﷺ کے ہاتھوں سے پیا اس لیے وہ ختم نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا فیض تمام سلاسل میں جاری ہے اور:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقْبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللهِ۔

آپ کے اس فرمان کے مطابق آپ کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ غریب نواز ہند الولی خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ارشاد کے مطابق

marfat.com

آپ کا قدم انہوں نے اپنی آنکھوں پر لیا۔

(5)

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

ترجمہ: ''میرے مست ہونے کے بعد تم نے میرے پیمانہ میں بچی شراب پی لی لیکن میرے بلند مرتبہ اور قرب کو نہ پا سکے۔''

فائدہ: برائے طلب فنا فی الشیخ تنہائی میں پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:

شَرِبْتُمْ: فعل ماضی معلوم، شرب پینا۔

سُکْرِیْ: سکر مضاف ہائے متکلم کی طرف ہے، مستی بے ہوشی۔

نِلْتُمْ: صیغہ ماضی وزن خفتم، مصدر، نیل، بمعنی پانا، حاصل کرنا۔

عُلُوْ: بلند مرتبہ بلند قدر ہونا، بلندی۔

اِتِّصَالِیْ: ہائے متکلم۔ اتصال، ملنا۔

سرتاج اولیاء کرام میراں محی الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے مصاحبین اولیائے کرام سے فرماتے ہیں: میری یہی خواہش رہی کہ آپ میرے مرتبہ تک رسائی کریں باوجود یہ کہ آپ نے میرے مست ہونے کے بعد میری جھوٹی چھوڑی ہوئی شراب عرفان اسی پیالہ سے پی جس پیالہ سے میں پی کر مست ہوا لیکن اس کے باوجود آپ مرتبہ مقصود کو نہ پا سکے، آپ کو اتباع حقیقی کی پورے طور پر پابندی کرتے ہوئے مزید سعی کرنی چاہئے۔

marfat.com

(6)

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّا زَالَ عَالِیْ

ترجمہ: ''اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔''

فائدہ: برائے بلندی درجات گیارہ سو مرتبہ تنہائی میں پڑھیں۔

تشریح:

مَقَام: بضم و بالفتح، موضع، مقام، اس جگہ مرتبہ سلوک، قرب الٰہی۔

اَلْعُلٰی: بضم العین مصدر، بلندی۔

مَازَالَ عَالِیْ: اصل میں مازال عالیًا تھا ضرورت شعری کے بسبب عالی مجرور پڑھا گیا ہے' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولی اللہ برابر ترقی کرتے رہتے ہیں۔

سیدنا غوث الاعظم نے اس شعر میں تمام اقطاب کو تحریص ترقی مدارج دلائی ہے اگر وہ موجود مدارج کو انتہائی مدارج سمجھیں تو انہیں اس کا اظہار نہ کرنا چاہیے اگر وہ اپنے زعم میں خود کو کامل سمجھ لیں اور یہ خیال کریں کہ اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں تو یہ خیال ان کا درست نہ ہوگا کیونکہ قرب کے بے انتہا مدارج ہیں اور آپ سب میرے مدارج سے بہت نیچے ہیں لہٰذا میری تقلید میں سعی کرنی چاہیے تا کہ ترقی مدارج ہو۔

marfat.com

(7)

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالٖ

ترجمہ: ”میں قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں‘ اللہ تعالیٰ مجھے ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے وہ میرے لیے کافی ہے۔“

فائدہ: مقام یکتائی کے حصول کے لیے پندرہ سو مرتبہ روزانہ تنہائی میں باپرہیز پڑھیں۔

تشریح:

اَنَا: ضمیر متکلم۔

حَضْرَةِ: درگاہ

التَّقْرِیْب: نزدیک کرنا، قرب کے حصول کی کوشش کرنا۔

وَحْد: مصدر یگانگی، اکیلا یا تنہا ہونا۔

تَصْرِیْف: ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنا، بیان کرنا، ظاہر کرنا۔

حَسْبِیْ: مجھے کافی ہے۔

جَلاَل: بزرگی۔

آپ نے فرمایا کہ میں بارگاہ رب العزت میں بسبب قرب الٰہی یکتا اور یگانہ ہوں اللہ نے مجھے دیگر اولیاء پر برتری عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعلیم و فیضان سے ہرلحظہ ترقی دیتا رہتا ہے میں اللہ کے بندوں کو اس کے قریب کرنے اور راہ ہدایت پر لانے میں خاص ملکہ رکھتا ہوں‘ یہ توفیق الٰہی میرے لیے کافی ہے۔

marfat.com

(8)

اَنَــا الْبَــازِیُّ اَشْهَــبُ كُــلِّ شَيْــخٍ
فَـمَـنْ ذَا فِـی الـرِّجَـالُ اُعْـطِیْ مِثَالِیْ

ترجمہ: ''جس طرح سیاہ وسفید پروں والا شہباز تمام پرندوں پر غالب ہے اس طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں' بندوں میں کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔''

فائدہ: تسخیر خلائق کی خاطر گیارہ روز جس قدر پڑھ سکیں باپرہیز پڑھیں۔

تشریح:

اَلْبَازِیُ: باز مشہور شکاری پرندہ ہے۔

اَلْاَشْهَبُ: وہ پرندہ یا جانور جس میں سفیدی اور سیاہی دونوں ہوں لیکن سفیدی غالب ہو۔

شَيْخ: صوفیاء کرام کے نزدیک وہ سالک جو شریعت کی متابعت سے حقیقت کے مرتبہ عالی پر فائز ہو اور درجہ فنا سے بقا کے مقام پر ہو۔

اُعْطِیْ: صیغہ ماضی مجہول، عطا، بخشش کرنا۔

جس طرح باز بلند پر پرواز کرتا ہے اسی طرح میں عرش تک پرواز کر کے اسرار الٰہیہ اولیاء اللہ کے واسطے حاصل کر کے قوت روح و جان مہیا کرتا ہوں۔ باز میں شجاعت قوت بازو ایسی صفت ہے جو جسمانی اور روحانی فضیلت کو ثابت کرتی ہے لہٰذا آپ نے شعر میں باز کا ذکر کر کے اپنی فضیلت تمام مشائخ پر ظاہر فرمائی ہے' ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جسے آپ جیسا رتبہ ملا ہو۔

marfat.com

(9)

كَسَانِىْ خِلْعَةً بِطَرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِىْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر مستحکم عزم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کا تاج میرے سر پر رکھا۔''

فائدہ: برائے طلب درجات کمال کے لیے پندرہ سو مرتبہ تنہا بیٹھ کر پڑھیں۔

تشریح:

كَسَانِىْ: ماضی مطلق نون وقایہ ہائے متکلم مفعول کسرۃ لباس پہنانا۔

طِراز: سنجاف، بیل بوٹے جو کپڑے پر بنے ہوتے ہیں۔

عَزْم: قصد کرنا۔

تَوَّجَنِىْ: مراد تاج پہنانا۔

بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ: عزت سے وصال، ہر ایک قسم کا تاج کمال بخشا۔

فیضان الٰہی کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی کوئی نہایت ہے یہاں کمال سے مراد وہ سبقت ہے جو جناب کو دوسرے اولیاء اللہ پر عطا ہوئی ہے یعنی یہ کمال جس کا ذکر کیا گیا ہے اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمال کا ظل اور تابع بنانے کا جو اعزاز عطا ہوا ہے وہ اولیاء اللہ میں گویا بادشاہی اور سلطانی کا تاج ہے، یہ تاج اور خلعت لاریب آپ کا سرمایہ افتخار ہے۔

marfat.com

(10)

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے راز قدیم مجھ پر آشکار کئے اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا وہ مجھے عطا کیا۔''

فائدہ: برائے عطا وانکشاف رموز باطنی اور واردات قلبی از الٰہی پندرہ سو مرتبہ تنہائی میں بیٹھ کر گیارہ روز پڑھیں۔

تشریح:

اَطْلَعَنِیْ: صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول اطلاع آگاہ کرنا۔

سِرٍّ: راز، مخفی۔

قَلَّدَنِیْ: صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم۔ تقلید۔ گردن میں حمائل وغیرہ ڈالنا، عزت وامتیاز، قربانی کے جانور کے گلے میں امتیازی چیز ڈالنا۔

اَعْطَانِیْ: صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول، اعطا، دینا۔

سُؤَال: مقصد مطلوب۔

اللہ تعالیٰ کی حب نے مجھے راز قدیم، معرفت اسرار قرآن یا قرآن پاک وصول ذاتی رتبہ تکوین جو اولیاء اللہ کو متخلق باخلاق اللہ ہونے کے بعد عطا ہوتا ہے، عزت وامتیاز کا ہار بنا کر پہنایا اس سلسلہ میں میں نے جو کچھ مانگا وہ مجھے عطا کیا گیا۔

marfat.com

(11)

وَ وَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٖ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا ہے لہٰذا میرا حکم ہر حالت میں نافذ و جاری ہے۔

فائدہ: برائے تسخیر خلائق پہلے گیارہ روز ہزار بار اور بعد میں سو مرتبہ روزانہ تین روز پڑھیں۔

دوئم: اولاد کے لیے، بانجھ عورت کی ناف پر اس شعر کے اعداد کا نقش عرق گلاب یا زعفران سے بنا کر بندھوائیں بعد فراغت حیض کے انشاء اللہ حمل ٹھہر جائے گا۔ اس شعر کے نیچے گیارہ اسم قطب بھی لکھے جائیں۔

سوئم: ''نیست و نابودئ دشمن کے لیے گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ ویران کنوئیں کی مٹی پر پڑھ کر دشمن کے گھر پر یا اس کی طرف پھینکیں۔

تشریح:

وَلَّانِیْ: صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول۔ تولیہ کسی چیز کی طرف متوجہ کرنا، یا کسی کو کوئی کام سپرد کرنا، قرآن حکیم میں ختم المرسلین ﷺ کو اللہ رب العزت نے فرمایا:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ (۲-۱۴۴)

(اب نماز پڑھنے کے وقت) اے نبی مسجد حرام کی طرف منہ پھیر دے۔

اقطاب: قطب کی جمع۔ کتب تصوف میں اولیاء اللہ کے مختلف مدارج اور مقام

marfat.com

بیان کئے گئے ہیں ان میں ایک قطب ہے، سب سے پہلے: ۱- صاحب ایمان، ۲- صالح، صوفی یعنی پرہیز گار، ۳- سالک، ۴- عارف جو اللہ تعالیٰ کی پہچان رکھتا ہو، ۵- افراد اللہ تعالیٰ کا قرب جنہیں عبادت، ریاضت اور عشق رسول اللہ ﷺ کی بدولت حاصل ہو۔ اس کے بعد تصوف میں اللہ تعالیٰ کے دوست، ۶- ولی اللہ کا مقام ہے۔

قطب: جب ولی اس مقام پر فائز ہوتا ہے تو اس سے کفر اور ضلالت کی تاریکی اس طرح دور ہو جاتی ہے جس طرح اندھیرا آفتاب اور مہتاب سے۔ بعض کے نزدیک قطب اور غوث ایک ہی شخص ہوتا ہے۔ بعض اوقات قطب، بادشاہت پر بھی فائز ہوتا ہے۔

اوتاد: وتد کی جمع ہے یعنی میخ۔ چونکہ میخ کسی چیز کے مقام اور ثبات کی ضامن ہوتی ہے وہ کسی چیز کو متزلزل ہونے نہیں دیتی یہ جہاں کے قیام کا ضامن ہوتا ہے۔ اس طبقہ کے ہر فرد کی حیثیت ایک میخ کی ہوتی ہے۔ جب کوئی قطب دنیا سے رخصت ہو جائے تو اوتاد سے ایک شخص اس کی جگہ لیتا ہے۔

ابدال: بدل کی جمع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مقام کے اولیاء کو یوماً فیوماً درجہ کمال پر ترقی دے کر ان کے درجات تبدیل فرماتا رہتا ہے۔ اگر ایک دنیا سے رخصت ہو جائے تو دوسرا اس کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے اس وجہ سے ان کا نام ابدال ہے یہ جماعت دنیا بھر میں چالیس اولیاء اللہ پر مشتمل رہتی ہے اس مقام پر وہ فائز ہوتا ہے جس کا عشق رسول اللہ ﷺ سے انتہا درجہ کا ہو۔

marfat.com

نقباء: تین سو اولیاء اللہ کی یہ جماعت ہے اُن سے نچلا درجہ اِن کا ہے۔

نجیب: نجیب ترقی کر کے نقیب بنتا ہے۔

محبوب سبحانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت سے مجھ کو تمام قطبوں پر حاکم بنایا میرا حکم میری ہر حالت یعنی حیات اور بعد حیات دنیوی صبح یا شام ہو یا رات ہو یعنی ہر وقت جاری ہے۔

(12)

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ

لَصَارَا لْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

ترجمہ: ”اگر میں اپنا راز دریاؤں پر کھول دوں تو دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور ان کا نام ونشان بھی نہ رہے۔“

فائدہ: دشمن کی حرکات سے نجات کے لیے گیارہ دن پانچ سو مرتبہ روزانہ با پرہیز پڑھیں۔

تشریح:

لَوْ: حرف شرط، اگر۔

اَلْقَیْتُ: ماضی القا مصدر معنی ڈالنا۔

سِرّ بھید، راز، مخفی۔

بِحَار: جمع بحر، دریا یا نہر، علیٰ، پر۔

لَصَارَ: میں لام تاکید کا ہے۔ یہاں مراد آپ کی توجہ سے دریا معدوم ہو سکتے ہیں۔

marfat.com

غَوْرًا: نشیب زمین جس میں پانی خشک ہو گیا ہو۔

فِی الزَّوَالِ: زوال میں بفتح الزا، میں دور ہو جانا، پھر جانا یا جگہ سے دور ہو جانا۔

سیدنا محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس طاقت اور راز متوجہ کو تمام دریاؤں پر ڈالتا تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں خشک اور معدوم ہو جاتا۔ اگر آپ اپنی کرامت کا اظہار فرماتے تو یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس معجزہ جیسا کہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا تھا' ہوتا۔

(13)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

ترجمہ: ''اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر آشکار کروں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ایسے ریت ہو جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔''

فائدہ: برائے ہلاکت دشمن یا اس کی دشمنی گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ باپرہیز پڑھیں۔

تشریح:

جِبَال: جبل کی جمع پہاڑ۔

دُکَّتْ: ماضی مجہول مصدر دک کوٹنا۔

اِخْتِفَاء: پوشیدہ ہونا۔

بَیْنَ: درمیان

marfat.com

رِمَال: جمع رمل، ریت۔

اس شعر میں عیاں ہے، میراں محی الدین کا وجود فنا فی اللہ جسے فنا فی الذات کہتے ہیں ہو گیا تھا اور آپ ماسوائے واجب الوجود کے کچھ باقی نہ تھے

اسی لیے آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے اگر میں اس بھید کو جو بارگاہ باری تعالیٰ سے بطورِ طاقت عطا ہوا اسے پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ بوجہ خوف کے یا بوجہ عدم تحمل کے ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے پوشیدہ ہو جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

اس شعر میں سرّ سے مراد وہ نور ایمان ہے جو انسان کے دل میں ہے اگر اس سے اللہ جل جلالہ کے جلال کا مشاہدہ کیا جائے تو اس انوار جلال سے پہاڑ اپنی جگہ سے متزلزل ہو کر ریت بن کر پیوند زمین ہو سکتے ہیں۔ نیز اس شعر میں اپنی ہستی اور عمل کو لاشئی محض کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہاں جبال سے مراد پتھر دل انسان بھی ہو سکتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: اگر میں متکبرین اور منکرین جو پتھر دل ہیں ان کی طرف اپنی توجہ ڈالوں تو جو کفران سینوں میں بصورت پتھر کے ہے وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت ہو جائے۔

آپ کا سینہ نور باری تعالیٰ سے منور تھا اس میں آپ فرماتے ہیں: قرآن حکیم کی درجہ ذیل آیت کو بطور تلمیح لائے ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ۔ (۵۹-۲۱)

marfat.com

(14)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

ترجمہ: ”اگر میں اپنا راز آگ پر ظاہر کروں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام ونشان نہ رہے۔“

فائدہ: برائے امراض سر منہ لاعلاج اور پوشیدہ امراض کے لیے گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر مریض کو دم کریں اور دم کر کے پانی بھی پلائیں۔

تشریح:

فَوْقَ: اوپر، نار، آگ آتش۔

لَخَمِدَتْ: لام تاکید جزا پر واقع ہوا۔

خَمِدَتْ: صیغہ ماضی معروف، مصدر۔

خَمُوْد: آگ کا بجھ جانا، شعلے بیٹھ جانا، شعری ضرورت کے لحاظ سے میم ساکن پڑھنا جائز ہے۔

اِنْطِفَاء، طُفُوْ: آگ کا ایسا بجھ جانا کہ نام ونشان نہ رہے۔

حَال: موجودہ زمانہ، لغت میں زمانہ ماضی کی انتہا اور زمانہ مستقبل کی ابتدا کو حال کہا جاتا ہے۔ اہل تصوف کے نزدیک نور معرفت الٰہی کا فیضان جو دل کو منور کرتا ہے وہ حال ہے۔

مَقَام: اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے جب فیضان انوار الٰہی دل پر پڑتا ہے اور دل

marfat.com

اس نورالٰہی کی تصویر کو ہمیشہ کے لیے قائم کر لیتا ہے اس تصور حقیقی کا دل ایک جزو ہو جاتا ہے اس حالت، کیفیت اور درجہ کو مقام کہتے ہیں۔

حالت مقام میں انسان اس نور کے تصور حقیقی کو مستقل طور پر قائم کر لیتا ہے۔

جناب غوث صمدانی فرماتے ہیں: اگر میں اپنی طاقت سے اپنی توجہ آگ پر ڈالوں تو وہ آگ کو فوراً سرد کر دے اور وہ ایسی نابود ہو کہ اس کا نام ونشان تک نہ رہے ایسا اس لیے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو طاقت بخشی ہے وہ درجہ حال کے مطابق عطا ہوئی ہے۔

آپ کو قدرت نے درجہ حال میں طاقت بخش رکھی ہے یعنی آپ ابتدائی طاقت سے آگ کو ختم کر سکتے ہیں مقام کے درجہ جو انتہائی درجہ کا ہے اس کی طاقت کو بروئے کار لانے کی ضرورت پیش نہیں آئی قرآن حکیم میں آگ کو ٹھنڈی ہونے کا ذکر کیا گیا اگر انتہائی گرمی یک لخت سردی میں تبدیل ہو جائے تو وہ بھی انسانی زندگی کے لیے مضر اور اس قدر نقصان دہ ہوتی ہے جو ہلاکت کا باعث بن سکتی ہے چنانچہ جب آگ کو سرد ہونے کا حکم ہوا تو یہ تھا کہ اس قدر ٹھنڈی ہو کہ سلامتی کا باعث بنے اور ایذا نہ پہنچائے۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ (۲۱-۶۹)

شیطان نے خالق حقیقی کے سامنے اپنی تخلیق اور برتری کا دعویٰ ان الفاظ سے کیا تھا:

خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ۝ (۷-۱۲)

وہ اور اس کی ذریت انسان کو جادۂ مستقیم سے دور رکھنے کے لیے ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں انہیں یہ کیوں کر گوارا ہوسکتا ہے کہ کسی کو عشق حقیقی کی منزلیں

marfat.com

طے کرتا دیکھ سکیں لہٰذا وہ طالب کو حصول معرفت الٰہی سے ہٹانے کے لیے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں جن میں سے ایک قوت نار ہے جس کو مٹی پر برتری ہے۔ آپ فرماتے ہیں: طالبوں کو ابتدائے عشق میں سرگشتہ اور سراسیمہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ انہیں معلوم ہونا چاہئے اگر میں اپنی توجہ اس آگ پر ڈالوں تو وہ ایسی بجھ جائے کہ نام ونشان نہ رہے۔

ارشاد نبی اکرم ﷺ ہے کہ مومن جب دوزخ کے اوپر پل صراط سے گزریں گے تو دوزخ پکارے گا' اے مومن جلدی سے گزر جا تیرے نور ایمان نے میری آتش کو سرد کردیا ہے۔ یقیناً ایک اہل ایمان سے دوزخ کی یہ کیفیت ہوسکتی ہے تو سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طاقت عطا کردہ باری تعالیٰ سے آتش دوزخ ضرور ٹھنڈی ہوسکتی ہے۔

(15)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

ترجمہ: ''اگر میں اپنا راز یعنی طاقت عطا کردہ از باری تعالیٰ سے مردہ پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہوا۔''

فائدہ: اگر کسی کا دل مرجھایا ہوا ہو غمگین ہو تو ہر روز گیارہ سو مرتبہ پانی پر پڑھ کر گیارہ دن پلائیں۔ زخم چشم کے لیے بھی اسی طریق پر عمل کریں اور تھوڑے سے پانی سے منہ دھوئیں۔ عشق الٰہی کے لیے بھی ہے۔

تشریح:

marfat.com

مَیِّتٍ: مردہ، جو مر چکا ہے۔

اَلْمَوْلٰی: اصل میں صیغہ مفعول مولوی تھا۔ واؤ یا (ی) میں مدغم ہوئی تو مولی ہوا اور پھر تخفیف سے اس کو مولیٰ پڑھا گیا۔

اَلْمُوْلٰی: موصوف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس شعر میں اپنی توجہ طاقت عطا کردہ رب العزت سے مردہ کو زندہ کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ آپ کا یہ اعلان سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے معجزوں کا ظل ہونا ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بحکم باری تعالیٰ پرندوں کا قیمہ یکجا کر کے رکھ کر ان کو بلایا تو وہ زندہ ہو کر پرواز کرنے لگے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی حکم ربانی سے زندہ کرتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء کرام کو اس قدر کرامتیں عطا کی گئی ہیں جس قدر پہلی امتوں کے انبیاء علیہ السلام کو معجزے عطا ہوئے۔ آپ سے مردہ کو زندہ کیے جانے کی کرامت سرزد ہوسکتی ہے۔ نیز مردہ دلوں کو زندگی عطا کیا جانا بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔

(16)

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

ترجمہ: ''گزرے ہوئے مہینے اور زمانے یا جو اب گزر رہے ہیں بلاشبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔''

فائدہ: برائے تسخیر کے گیارہ سو مرتبہ باپرہیز روزانہ پڑھیں۔

marfat.com

تشریح:

شُھُوْرٌ: شہر جمع، مہینہ، پہلی رات کا چاند۔

دُھُوْر: دہر کی جمع، زمانہ۔

تَمُرُّ: صیغہ مضارع، مسرور، گزرنا، جانا۔

تَنْقَضِیْ: صیغہ مضارع، انقضا، ختم ہونا، تمام ہونا۔

اِلَّا: حرف استثنا۔

اَتٰی: صیغہ ماضی اتیان مصدر مجر، انا۔

آپ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے گزرے ہوئے اور آنے والے زمانے کا علم عطا کیا زمانہ ماضی میں جو بیت چکا ہے وہ بھی میرے سامنے ہے' زمانہ حاضر اور مستقبل کا علم مجھے ایسے ہے جیسے سال مہینے اور زمانہ میرے پیش ہو کر مجھے خبر دے۔

(17)

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

ترجمہ: ''اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی اطلاع اور خبر دیتے ہیں (اے منکر کرامات) کج بحثی چھوڑ دے یعنی جھگڑا سے باز آ۔

فائدہ: برائے منکشف اسرار غیبی گیارہ روز گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:

marfat.com

تُخْبِرُنِیْ: تُخْبِرُ، مضارع، اخبار، مصدر خبر دینا۔

مَا: اسم موصول مراد امر واقع۔

یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ: فعل مضارع بصیغہ واحد مذکر غائب۔ جو ماجرا گزرتا ہے۔ جو ظہور میں آتا ہے۔

تُعْلِمُنِیْ: فعل مضارع فاعل ان کا ضمیر راجع بسوئے شہور، خبر دینا۔

فَاقْصِرْ: اقصر صیغہ امر، اقصار، روکنا۔

اے منکر کرامت اگر مجھے ماضی، حال اور مستقبل کا علم ہے تو تُو نے کاہے کو کج بحثی شروع کر رکھی ہے اسے چھوڑ دے اور باز آ۔ معترضین کو سب سے زیادہ تکلیف اس باعث ہے کہ ہر ایک مہینہ اور ہر زمانہ کیسے خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دیتا ہے۔ نبیوں کے معجزات اور ولیوں کی کرامتیں ہوتی ہی وہ ہیں جن کا عقل احاطہ نہ کر سکے جو عقل میں آ گیا وہ معجزہ اور کرامت کیا ہے۔

(18)

مُرِیْدِیْ ھِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَ غَنِّیْ
وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

ترجمہ: ”اے میرے مرید! عشق الٰہی سے سرشار ہو کر خوش رہ، نڈر، بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا‘ جو چاہے کر میرا نام بلند ہے۔

فائدہ: برائے حصول مقاصد دنیوی اور دینی، گناہوں سے توبہ اور معافی مانگ کر روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:

marfat.com

ھِمْ: امر، ھام، یھیم سے ھیمان، ھیوم، سرگشتہ ہونا، عاشق ہوناھیوم کا مادہ بھی ھیم ہے۔

طِبْ: بصیغہ امر حاضر طاب یطیب سے طیب۔ طیبۃ، خوشبو، پاکیزگی طیب، پاک اورحلال۔

اِشْطَحْ: صیغہ امر، جب برتن کو پُر کیا جائے تو اس سے باہر پانی گرنے لگے وہ صورت اشطح ہوگی۔

غَنِیْ: بے نیاز ہونا،خوش ہونا، افعل۔ کام کر۔

تَشَا: جو چاہے، اسم نام، عالی، عال، بلند، غالب ہونا۔

اس شعر میں آپ نے اپنے مرید کو ۱-عرفان اور ۲-ھم، سرشار عشق ہونا، ۳-طیب، پاکیزگی اختیار کرنے ۴-شطح اللہ کی رضا پر اس قدر کار بند ہونا کہ اس کا جام چھلکنے لگے اور ۵-غنا، ہر چیز سے بے نیاز ہو جانا مال دنیا کی پروا تک نہ کرنا۔ ان پانچ منازل کو طے کرنے اوران سے گزر جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

> اے میرے مرید ارادت صادق اختیار کر اور خوش رہ۔ اسرار حقیقت کے اظہار میں کسی کی پرواہ نہ کر کوئی تیرا مزاحم نہ ہوگا میرا نام بہت بلند ہے میں تیرا محافظ ہوں۔

مرید:

اہل تصوف کے نزدیک ''مرید'' وہ ہے جس نے ماسویٰ سے قطع نظر کر کے اپنے ارادوں کو ترک کر کے اللہ سے تعلق جوڑ لیا اس لیے کہ وہ جانتا ہے جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے نہ کہ غیر سے پس اس کا ارادہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے'

marfat.com

اس کی مرضی اللہ کی مرضی کے تابع ہو جاتی ہے۔ تب وہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ۝ کے طبقہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کی مرید سے کیا مراد ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا: میرا مرید وہ ہے جو میری زندگی یا وفات کے بعد مجھ سے مخلصانہ محبت اور ارادت رکھے، خاص مریدوں سے ہو یا عام سے، پاس سے ہو یا دور سے۔

آپ نے مزید فرمایا: اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ۔

اگر میرا مرید جید نہ ہو تو میں جید ہوں اور اگر میرا مرید صاف دل نہیں یا آلودہ گناہ ہے تو میں اس کو جید اور صاف دل بنا دیتا ہوں ایسے جیسے دریا کی موج ناپاک چیزوں کو دھو ڈالتی ہے اس طرح جو میرا مرید ہو میں اس کو پاک اور صاف کر دیتا ہوں۔

اِنِّیْ لِمَنْ اَرَادَ لِیْ ضَامِنٌ وَّاِنْ کَانَ عَلٰی سَرِیْرَةٍ غَیْرِ صَالِحَةٍ۔

میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ سے ارادت رکھتا ہے اگرچہ اس کے اخلاق ناشائستہ ہوں میری ارادت کے ساتھ اس کے اخلاق ذمیمہ بلند اخلاق میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ میری ارادت کی شرط یہ ہے کہ وہ احکام شرعیہ کے تابع رہ کر شرک کفر گناہ وغیرہ سے کنارہ کش ہو جائے۔ جو شخص احکام شرعیہ کا تابع نہیں وہ میرا مرید نہیں تاوقتیکہ تائب نہ ہو۔

اس شعر میں تصوف کی اصطلاحیں، ھیمان، طیب، شطح اور غنا لائی گئی ہیں

ھیمان: یہ معرفت اور عشق الٰہی کی پہلی منزل ہے اس منزل میں قدم رکھنے کے لیے اتباع شریعت محمدی کرتے ہوئے زہد وتقویٰ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے اس کے بغیر عشق الٰہی حاصل ہو ہی نہیں سکتا اس منزل میں ارادت اور اشتیاق

marfat.com

الٰہی غالب ہونے کی وجہ سے صبر جاتا رہتا ہے' سکون قریب تک نہیں آتا اس وجہ سے جنون وسکر کا غلبہ ہوتا ہے۔ ھیمان کے بعد جب بے قراری اور جنون ...تا ہے تو وہ ظیب کی منزل ہوتی ہے' سالک مشاہدہ محبوب سے مطمئن اور خوش ہو جاتا ہے اس طمانیت کے نتیجہ میں سرور، کیف اور عجب سی مستی حاصل ہوتی ہے۔ اصطلاح تصوف میں شطح سے ایسے کلمات مراد ہیں جن میں رعونت اور فخر و مباہات کا اظہار ہو یعنی شطح محققین متجس افراد کی لغزشوں کا اس طرح سے نام ہے کہ سالک پَرتوِ الٰہی دیکھنے لگتا ہے اس حالت میں اس کو کچھ تصرفات بھی حاصل ہوتے ہیں جن کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے ان کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنا ہی شطح ہے۔ شطح سے بلند رتبہ غنا کا ہے جب وہ اس پر پہنچتا ہے تو اظہار دعویٰ سے بھی دست بردار ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر اس کی اپنی ذات، ذات الٰہی میں فنا ہو جاتی ہے۔ اس درجہ اور منزل کے بارے میں جس میں معرفت حاصل ہو جائے۔ محبوب سبحانی کا ارشاد ہے: اس میں نہ شیطان کا ڈر رہتا ہے اور نہ ہی کسی منکر یا دشمن کا حملہ کارگر ہو سکتا ہے۔ یہ مسائل الٰہیات اور روحانی مدارج سمجھنے کی ہم استعداد نہیں رکھتے نہ ہی عقل ان کا احاطہ کر سکتی ہے۔ یہ بھی ضروری نہ ہے کہ روحانی ترقی کو عقلی دلائل سے ہی ثابت کیا جائے۔

(19)

مُـرِیْـدِیْ لَا تَـخَفْ اَللّٰہُ رَبِّــیْ
عَـطَـانِـیْ رِفْـعَـۃً نِـلْـتُ الْـمَـنَـالِـیْ

marfat.com

ترجمہ: ''اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اس نے مجھے وہ رفعت عطا کی ہے جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔''

فائدہ: گیارہ دن ایک ہزار بار روزانہ پڑھنے سے خوف و خطر ہر قسم کے وسواس شیطانی ختم ہو جاتے ہیں۔

تشریح:

لَا تَخَفْ: فعل نہی، خوف، مصدر ڈرنا۔

اَللّٰہُ: اسم ذات ہے۔

رِفْعَت: بلندی۔

نِلْتُ: نیل مصدر پانا، حاصل کرنا۔

الْمُنٰی: جمع منیۃ، آرزو، خواہش۔

آپ اپنے مریدوں کو تسلی اور تشفی فرما رہے ہیں کہ انہیں کسی قسم کا خوف یا ڈر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آپ ایسے مقام پر فائز ہیں جہاں سے ان کی بخوبی نگہداشت کرسکتے ہیں نہ کوئی آپ کے مریدوں کو گمراہ کرسکتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف پہنچا سکتا ہے۔

(20)

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

ترجمہ: ''میرے نام کے ڈنکے آسمان و زمین میں بجائے جاتے ہیں اور نیک

marfat.com

بختی کے نقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں۔"

فائدہ: تسخیر خلق و طلب جاہ و جلال شیطان فطرتوں سے نجات اور نیک بختی کے لیے ہر روز پانچ سو مرتبہ بلا ناغہ پڑھیں۔

تشریح:

طُبُوْل: جمع طبل، طبلہ ڈھول نقارہ۔

اَلسَّمَآء: آسمان، دقت فعل ماضی مجہول، طبل پر چوٹ۔

تشاوس: ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔

سَعَادَة: خوش بختی، بدا صیغہ ماضی بدو مصدر ظاہر ہونا۔

آپ فرماتے ہیں جو سعادت مجھے قرب الٰہی سے ہے وہ مسلم ہے تجلیات نبوی میری رہنمائی کرتی ہیں جن کی بدولت میری شان و شوکت نمایاں ہوئی میری رفعت کے ڈنکے زمین اور آسمان پر بجنے لگے۔

(21)

بِلَادُ اللہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میری ملک ہیں ان پر میری حکومت ہے میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے مصفا تھی۔

فائدہ: برائے بلندی مرتبہ، تسخیر خلائق، شیطان فطرتوں سے نجات کے لیے گیارہ دن ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

marfat.com

تشریح:

بِلَاد: بلد، شہر، تحت، زیر۔

وَقْت: زمانہ کا وہ حصہ جو کسی کام کے لیے مخصوص کیا جائے۔ تصوف کی کتابوں میں وقت کی یہ تعریف ہے۔ وقت حال آدمی سے عبارت ہے جس کا زمانہ موجود ہے۔ ماضی اور مستقبل سے کوئی تعلق نہ ہے۔ حال وہ ہے جس میں تجلیات انوار الٰہی دل پر وارد ہوتی ہیں۔ جب کبھی یہ زائل ہو جاتی ہیں تو ان کی مثل ضوفگن ہو جاتی ہے۔ حال تغیر اوصاف کو کہا جاتا ہے۔

قَلْب: لطیفہ ربانی ہے یہ لطیفہ انسان کی حقیقت ہے۔ جب دل تندرست ہوتا ہے تو تمام بدن تندرست ہو جاتا ہے اور جب دل بیمار ہو جاتا ہے تو تمام بدن بیمار ہو جاتا ہے۔

ماضی صفو وصفاء، مصدر کدورت سے پاک ہونا، روشنی، صفی برگزیدہ۔

اس شعر میں آپ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے جو جو کمال جس کسی انسان کو بخشا ہے وہ خالق نے روح کی تخلیق کے وقت بخش دیا۔ مجھ میں جو کمال اس حالت میں ہے وہ میری روح کی تخلیق کے وقت ہی عطا کر دیا گیا تھا یعنی دنیا کی مملکت آپ کے تحت کر دی گئی۔ حضور ﷺ کو جو نبوت عطا ہوئی وہ دنیاوی زندگی کے چالیس سال بعد نہیں بلکہ اس وقت سے قبل عطا ہو چکی تھی جب ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام ابھی پانی اور گارے میں تھے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ۔

marfat.com

(22)

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

ترجمہ: ”میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف نظر دوڑائی وہ میری آنکھوں میں رائی کے دانہ کے برابر سما گئے۔“

فائدہ: مرد عورت میں محبت، صلح اور لڑائی جھگڑے سے نجات کے لیے گیارہ مرتبہ شکر چینی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔

تشریح:

نَظَرْتُ: صیغہ ماضی ضمیر متکلم، غور سے دیکھنا۔

بِلَادِ اللّٰہِ: بلد شہر گاؤں یہاں اللہ کی زمین مراد ہے۔

اِتِّصَال: ملنا، پہنچنا۔

کَخَرْدَلَۃٍ: مضاف اس جگہ محذوف ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے تمام دنیا کی مملکت میرے ماتحت کر دی لیکن یہ ظاہری سلطنت میری نگاہ میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عارفان حقیقت شناس کی نظر میں دنیا کی اور مال و متاع دنیا کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔

ارشاد ربانی ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ

marfat.com

(23)

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

ترجمہ: ''میں علم کو درست پڑھ کر قطب ہوگیا یہ سعادت میں نے اللہ تعالیٰ کی امداد سے حاصل کی۔''

فائدہ: برائے حصول علم ظاہری و باطنی ایک سو گیارہ مرتبہ بعد نماز فجر بلاناغہ پڑھیں۔

تشریح:

دَرَسْتُ: ماضی متکلم، دَرَسَ دَرْسًا، کتاب کو پڑھا، مدرسہ۔

عِلْم: جاننا، حتّٰی، انتہا کے لیے آتا ہے۔

صِرْتُ: فعل ناقص واحد متکلم ماضی۔

نِلْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی نیل مصدر، پانا، حاصل کرنا۔

سَعْد، سعادت: نیک بخت ہونا، سعد اصطلاح تصوف میں ایک مقام ہے جو وقت کے غوث کو عطا ہوتا ہے۔

مَوْلَی الْمَوَالِیْ: ذات باری تعالیٰ۔

آپ کا فرمان ہے کہ عرفان حقیقی حاصل کرنے کے لیے علوم دینیہ، یعنی قرآنی علوم پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ جب فقہ حدیث اور تفسیر پر عبور ہوگا تو مرد صالح بننے کے لیے حصول علم کے ساتھ عمل کرنا بھی ضروری ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے

marfat.com

دینی علوم، علوم ظاہری اور باطنی حاصل کئے پھر مدارج سعادت طے کئے اور قطب عرفان وحقیقت کا مسند نشین ہوا۔

(24)

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ كَاللَّآلِیْ

ترجمہ: ''میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں وہ اس عبادت کی روشنی کی بدولت راتوں کی تاریکی میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔''

فائدہ: شوق عبادت و ریاضت تصوف میں مقام کے حصول کے لیے چالیس دن ایک مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

رِجَالِیْ، رَجُلٌ: مرد، مرد کامل، رجالی کی یائے متکلم شفقت اور محبت ظاہر کرتی ہے۔

هُوَاجِرِ: ہاجرہ کی جمع ہے۔ دوپہر، گرمی کی شدت، ہجر کے معنی چھوڑنا دوپہر کی گرمی میں عموماً کام چھوڑ کر آرام کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس وقت کا نام ہاجرہ ہوگیا۔

صِیَام: صائم کی جمع ہے۔ روزہ دار، صوم چپ رہنا۔

ظُلَمِ: جمع ظلمت تاریکی۔

لَیَالِیْ: جمع لیل، رات۔

لَآلِیْ: جمع لولو، خالص موتی۔

marfat.com

آپ اس شعر میں اپنے مریدوں کی شان بیان کرتے ہیں۔ خواہ موسم کتنا گرم کیوں نہ ہو میرے مرید اس شدت کی گرمی میں دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ خواہ راتیں تاریک ہوں ان کی تاریکی میں عبادت کرتے ہوئے نوافل تہجد ادا کرتے ہیں۔ تاریکی میں نورالٰہی سے ان کی پیشانی موتیوں کی طرح چمکتی ہے۔

(25)

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰى قَدَمِ النَّبِیْ بَدْرِ الْكَمَالِ

ترجمہ: ''ہر ایک ولی کا ایک مقام ہے لیکن میرا مقام نبی اکرم ﷺ جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں ان کے قدموں پر ہونا ہے۔''

تشریح:

وَلِیْ: دوست، مہربان، قریبی رشتہ دار، مددگار، نگہبان۔

قَدَم: پاؤں، اصطلاح صوفیاء میں قدم سے مراد سعادت ہے سعادت ہی قدم صدق ہے۔

اَلنَّبِیْ: خبر دینے والا، ہر صاحب کتاب نبی رسول کہلاتا ہے ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہ ہے۔ نبی پر کتاب نازل ہوئی تو رسول کہلایا۔

بَدْر: ماہ کامل۔

آپ کا ارشاد ہے ہر ولی کو ایک مقام ایک خاص رتبہ اور ایک خاص درجہ عطا کیا گیا میں خاتم النبیین ﷺ کے اتباع میں قدم بقدم درجہ منازل کمال تک پہنچ گیا لیکن دوسرے ولی اس مقام کو حاصل نہ کرسکے اگرچہ سعادت سب ولیوں کے لیے

marfat.com

مقدر ہے۔ جس طرح علم میں علماء کی استعداد مختلف ہوتی ہے، ذہین حصول علم میں جلد منازل طے کر لیتے ہیں اور سست کند ذہن پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہی کیفیت حصول عرفان کی ہے۔ حضور ﷺ کی معرفت کی پہچان کا راستہ قلب کو صیقل کرنا ہے۔ قلب صیقل اس طرح سے ہوتا ہے کہ پہلے نفس لمارہ کی متابعت سے نجات حاصل کر کے ممنوعات یعنی نواہی اور مصاحی سے توبہ کر کے پوری طرح تائب ہو اور آئندہ زندگی میں پابند رہے اور امر الٰہی کی باقاعدگی سے پوری طرح پابندی کرے پھر نوافل اور عبادات ذکر اللہ سے دل صیقل ہوگا۔ اس کے بعد دل پرتو الٰہی سے منور ہوگا۔ یہ تمام مقام عبادات و ریاضت سے حاصل ہوتے ہیں۔ سیدنا محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ان منازل کو طے کر کے آسمان کمال تک پہنچ گیا۔

(26)

نَبِیٌّ هَاشِمِیْ مَكِّیْ حِجَازِیْ
هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

ترجمہ: ''نبی اکرم ﷺ ہاشمی مکی، حجازی وہ میرے جدِ اعلیٰ ہیں جن کی بدولت میں نے بزرگی کو پایا۔''

فائدہ: شعر ۲۵، ۲۶ حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کے لیے یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا وَهَّابُ یَا عَزِیْزُ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ یَا اَللّٰهُ یَا مُعِزُّ ہر دو اشعار کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ یہ عمل چالیس روز کریں۔

تشریح:

یہ شعر دیگر قصائد میں نہ ہے۔ عام مشہور ہے کہ قصیدہ غوثیہ کے تیس اشعار

marfat.com

میں اس شعر کو شامل کر کے تیس ہوتے ہیں۔

هَاشِمِیْ: حضور ﷺ کے جد امجد سیدنا ہاشم ہیں اس وجہ سے آپ ہاشمی کہلاتے ہیں۔

مَکِی: سرزمین مکہ معظمہ حجاز کہلاتی ہے۔ اہل مکہ مکی کہلاتے ہیں۔

نِلْتُ الْمَوَالِیْ: بلند درجہ۔

سیدنا محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خون کے پاکیزہ، مصفّا اور اعلیٰ ہونے کی دلیل کے طور پر حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی نسبی نسبت ہونے کا اظہار فرماتے ہیں۔ آپ کے زمانہ میں باطل فرقے، جس قسم کی ہزل گوئی کرتے تھے ان کے رد کے لیے آپ کو اپنی اعلیٰ نسبی کا اظہار کرنا ضروری تھا۔

(27)

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ترجمہ: ''اے میرے مرید تو کسی شریر سے نہ ڈر میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔''

فائدہ: فتح و نصرت بر اعداء کے لیے مٹھی بھر خاک پر گیارہ روز سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دشمن کی طرف پھینکیں۔

تشریح:

لَا تَخَفْ: صیغہ نہی، خوف نہ کر، واشٍ کسی شریر کی شر۔

آپ اپنے مرید سے فرماتے ہیں کہ میرے مرید کو کسی قسم کا خوف یا خطرہ یا

marfat.com

ڈر مخالف سے نہ ہونا چاہئے کیونکہ میں اس کا محافظ ہوں' اگر میرا مرید عرفان کی منزلیں طے کر رہا ہے اسے ڈر ہے کہ اس مقام سے وہ گرا دیا جائے گا' اس کے دل میں یہ وسوسہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ میں اس کا محافظ ہوں اور اولو العزم ہوں اور دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہوں۔ اس شعر میں آپ نے اپنے مریدین کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

(28)

أَنَـا الْـجِـيْـلِـيُّ مُـحْـيِ الـدِّيْنِ اِسْمِيْ
وَاَعْلَامِـيْ عَـلٰـى رَأْسِ الْـجِـبَـالِ

<u>ترجمہ:</u> ''میں جیلان (گیلان) کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے میرے (فیض کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔''

<u>فائدہ:</u>

نومولود بچے کے گلے میں یہ شعر لکھ کر بطور نقش ڈال دیں ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

اس شعر کے ہمراہ یَا بَاسِطُ یَا رَافِعُ یَا عَالِمَ * الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ حَسْبِیَ اللّٰهُ مَالِیْ۔

گیارہ دن باپرہیز گیارہ سو بار پڑھنے سے خلقت گرویدہ ہوگی۔

(*وضاحت: سورۂ حشر کی آیت میں عَالِمُ الْغَیْبِ میں لفظِ عالم پر پیش ہی ہے۔ لیکن یہاں بطور وظیفہ پڑھنے کے لئے لفظ عَالِمَ سے پہلے لفظ ''یَا'' ہے اس لئے اِسم یعنی لفظ عالم پر ''زبر'' پڑھا جائے گا۔ جیسے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - یَا رَبَّ الْعِزَّتِ۔ یعنی حرفِ ندا پہلے ہو تو اسم کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

marfat.com

تشریح:

اَنَا: میں ضمیر واحد متکلم۔

الجیلی: آپ کی پیدائش جس دیہات میں ہوئی اس کا نام یلق ہے یہ دیہات جیل کے قریب ہے آپ کی بدولت اس علاقہ کی شہرت ہوئی اس کی نسبت آپ جیلانی کہلاتے ہیں۔ فارسی میں ج، گ میں تبدیل ہو جاتا ہے اس وجہ سے جیلانی سے گیلانی بھی کہلاتے ہیں۔

مُحْی: مصدر افعال زندہ کرنا سے مشتق ہے۔ محی الدین دین کو زندہ کرنے والا محمد الرسول ﷺ کے دین کو آپ نے اس طرح زندہ کیا کہ آپ کے زمانہ میں باطل گروہوں میں سے بالخصوص شیعوں نے دین متین پر جس طرح سے ہلہ بول دیا تھا اگر آپ اس کو روک کر اس کا منہ توڑ جواب نہ دیتے تو دین حق شاید نابود ہو جاتا اس وجہ سے بھی آپ اسم باسمّی ہیں۔

رَاْس: سر، چوٹی۔

اَلْجِبَالُ: جمع جبل پہاڑ۔

آپ نے اپنی ہدایت کے نشانات کے بارے میں فرمایا کہ وہ بہت بلند ایسے ہیں جیسے پہاڑ کی چوٹی پر ہوں یعنی بہت بلندیوں پر ہیں جو آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں عرب میں عام دستور تھا مسافروں کو راہ پر لانے کے لیے آگ جلائی جاتی تھی مسافر آگ کی روشنی کو دیکھ کر صحیح راہ پر چل کر مسافت طے کر کے ہلاکت سے بچ جاتے تھے۔ آپ بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے مینارۂ نور تھے۔ دین اسلام کی جو خدمات آپ نے اس زمانہ میں سرانجام دیں اس کی وجہ سے آپ محی الدین کہلائے آپ کا لقب آپ کا اسم بن گیا۔ آپ کی حق پرستی اور باطل کا ڈٹ کر

marfat.com

مقابلہ کرنے کی وجہ سے رافضی آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اس لیے آپ نے اپنا حسب ونسب اور لقب بیان کیا۔

(29)

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

ترجمہ: ”میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں میرا خاص مقام ہے میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔“

فائدہ: برائے حصول مراتب و بلندی درجات ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

اَلْحَسَنِیُّ: سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اپنے نسب نامہ کا آپ ذکر کرتے ہیں۔

مَخْدَع: اصطلاح تصوف میں قطب مخدع کے مقام پر جلوہ افروز ہوتا ہے، جہاں بادشاہ اور اس کے مشیر بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں وہ جگہ مخدع کہلاتی ہے۔

اَقْدَامْ: جمع قدم۔

عُنُق: بضم عین وسکون، گردن، جماعت مردانِ حق۔

عربی قصائد میں یہ رسم چلی آتی تھی کہ قصیدہ گو اپنا تعارف بھی کراتا تھا۔ قصیدہ کے آخری اشعار میں آپ نے اپنے حسب ونسب کی تعریف کرتے ہوئے اپنی ذات کو متعارف کراتے ہوئے اپنا نسب نامہ جو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے

marfat.com

اس کا ذکر کیا ہے۔ ''ولیوں'' میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی فضیلت اور برتری عطا فرمائی کہ ہر ولی کی گردن پر آپ کا قدم آیا یعنی اس پر بلندی عطا کر دی گئی ہے۔

(30)

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

ترجمہ: ''عبدالقادر میرا نام مشہور ہے میرے جدامجد کے نانا نبی اکرم ﷺ چشمہ کمال کے مالک ہیں۔''

فائدہ: ہر مشکل کی آسانی، دشمن اور آفات سے نجات کے لیے ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح:

عَبْد: بندہ، غلام، عبودیت، بندگی، عجز۔

اَلْقَادِر: اسم باری تعالیٰ۔

جَدّ: نانا، دادا۔

صَاحِبُ: دوست، ہمراہ، مالک۔

عَیْن: آنکھ، آفتاب ہونا، عین کے اعداد ۲۰ ہیں اور اس کے معنی بھی ۲۰ ہیں نگہبانی۔

اَلْکَمَال: جن پر تمام ہو، انتہائی کمال۔

اس شعر میں آپ کی عبودیت وخضوع کے ذکر کے ساتھ آپ کے مراتب کا پتہ چلتا ہے اور آپ کی شان اللہ رب العزت کے نام قادر کے عبد کی بدولت کئی

marfat.com

گنا ہوگئی ہے۔ والدین نے آپ کا نام عبدالقادر ہی رکھا تھا لیکن دین کو زندہ کرنے کی بدولت آپ کا لقب محی الدین ایسا مشہور ہوا کہ نام بن گیا۔ آپ کے اسمِ عبدالقادر میں جو لطافت اور پاکیزگی پائی جاتی ہے اس کی بدولت وہ ارادتمندوں کے لیے اسم اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ آپ نے آقائے نامدار مدنی تاجدار فخر رسل ﷺ کو عین الکمال کہہ کر ان سے اپنے نسبی تعلق کا اظہار فرمایا' یہاں عین الکمال سے مراد ایسا پارس کندن سونا، جس کے چھو جانے سے لوہا بھی سونا ہو جاتا ہے۔ گویا آپ نے اپنے جد اعلیٰ کے نانا سیدنا رسول اکرم ﷺ کی ان الفاظ سے نعت بیان کی ہے۔

marfat.com

چہل کاف

روزانہ نماز مغرب کے بعد ۴۱ بار اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے سے گھر ہر قسم کے جادو ٹونے جنات اور بدروحوں سے محفوظ رہے گا۔ برائے مطیع جنات باپرہیز چلہ کرنا ہوگا۔

کَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً
كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنَ كَانَ مِنْ كَلَكَ

اے میرے دل! تیرا رب پہلے بھی کئی دفعہ تجھے سخت سے سخت مصائب سے کفایت کرتا رہا ہے اب بھی تجھے ایسی ایسی مصیبتوں سے کفایت کرے گا جن کی واپسی یار کے رہنا بھاری لشکر کے گھات لگانے کی مانند ہے۔

تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدٍ
تَحْكِيْ مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكَ

وہ مصیبتیں ایسا سخت اور مضبوط حملہ کرتی ہیں جو اپنی مضبوطی اور یک جان ہونے میں ایک موٹی رسی کی لڑیوں کی طرح یک جان ہونے کی طرح اپنی تندی اور تیزی دلیری اور سختی میں ایک بھاری

marfat.com

مسلح نیزہ زن لشکر جیسی ہیں وہ اپنی جسامت طاقت اور یک جان فربہ اور سخت گوشت اونٹ کی مانند ہیں۔

کَفَاكَ مَابِیْ کَفَاكَ الْکَافِ کُرْبَتَهٗ

یَا کَوْکَبًا کَانَ یَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَكِ

اے میرے دل جسے میں ستارہ تصور کرتا ہوں اور جو آسمانی ستارہ کے ہم پلہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے کفایت کی جو مجھ پر نازل ہوئی تھیں۔

اللہ ان تمام مصائب سے نجات دے اور کفایت کرے جو مجھ پر آئندہ نازل ہوں اللہ ہی کفایت کرنے والا ہے جس نے مجھے تیرے رنج اور تکلیف سے کفایت کی آئندہ بھی کرے گا۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

میلادِ مصطفیٰ ﷺ

جنابِ سرکارِ دو عالم، نبی مکرم، نورِ مجسم، ہادی انس و جاں، رحمتِ عالمیاں ﷺ

۱۲ ربیع الاول

اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ، دُرُوْد شریف ۳۶۰ مرتبہ، یَا ھَادِیَ یَا نُوْرُ ۳۶۰ مرتبہ، یَا ھَادِیْ یَا مُنَوِّرُ ۳۶۰ مرتبہ، یَا حَضْرَتَ سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ شَیْئًا لِلّٰہِ ۳۶۰ مرتبہ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۳۶۰ مرتبہ، صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی سَرْمَدًا عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ فریادرس یَا حَضْرَتَ اَلْمَدَدَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۵ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَضْرَتِ سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ شَیْئًا لِلّٰہِ مُشْکِلْکُشَا بِالْخَیْرِ ط ۳۶۰ مرتبہ، دُرُوْد شَرِیْف ۳۶۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ، یَا حَضْرَتُ یَا سَرْوَرُ یَا صَدِیْقُ یَا عُمَرُ یَا عُثْمَانُ یَا حَیْدَرُ یَا شَبِیْرُ یَا شَبَّرُ شرکن دفع خیر ۳۶۰ مرتبہ، اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ،

اس ختم شریف کے بے حد فیوض و برکات ہیں لہٰذا جو شخص ہر ماہ کی بارہ تاریخ کو بعد نماز فجر اس ختم شریف کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسے دین و دنیا میں مالا مال کر دے گا اور اس کے لیے رحمتوں کے خزانے کھل جائیں گے۔

marfat.com

ختم شریف

امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

تاریخ وصال ۲۲ جمادی الآخر

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ والعصر ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ طیب ۱۰۰ مرتبہ، آیہ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، شَیْئًا لِلّٰہِ یا حضرت صدیق عنك المدد ۱۰۰ مرتبہ،

اس ختم شریف کو پڑھنے والے کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت خواب میں ہوگی۔ اور جو شخص یہ چاہے کہ اللہ اسے اپنی باطنی رحمت سے نوازے تو وہ شخص اس ختم کو بعد نماز جمعہ چالیس یوم تک پڑھے انشاء اللہ جو اللہ سے مانگے گا وہ پائے گا۔

ختم شریف

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تاریخ وصال ۲۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ، یَا وَهَابُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا فَتَّاحُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا بَاسِطُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا غَنِیُّ ۱۰۰ مرتبہ، یَا کَافِیُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا رَازِقُ ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، شَیْئًا لِلّٰہِ یا حضرت فاروق عنك المدد ۱۰۰ مرتبہ،

marfat.com

اضافہ رزق کے لیے یہ ختم شریف بڑا اکسیر ہے ہر جمعرات کو بعد نماعصر اس ختم شریف کے پڑھنے سے مال و دولت میں بے حد اضافہ ہوتا ہے۔

ختم شریف

امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

تاریخ وصال ۱۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ والعصر ۱۰۰ مرتبہ، آیہ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف شَیْأً لِلّٰہِ یَا حضرت عثمان عنك المدد ۱۰۰ مرتبہ،

ختم شریف

امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

تاریخ وصال ۲۱ رمضان المبارک

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ انا اعطیناك ۱۰۰ مرتبہ، سورۂ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، آیت کریمہ ۱۰۰ مرتبہ، امرتبہ یا کافی ۱۰۰ مرتبہ،

یَا مُحيِ الدِّيْنُ ۱۰۰ مرتبہ، يَا خَالِقُ ۱۰۰ مرتبہ، يَا وَهَّابُ ۱۰۰ مرتبہ، يَاتَوَّابُ ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، شَيْئًا لِلّٰهِ یا حضرت علی عنك المدد ۱۰۰ مرتبہ،

marfat.com

ختم شریف

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

سُوْرَۃُ بَقَرْ کا آخری رکوع اور سُوْرَۃ دَھر، سُوْرۃ مزمل، سورۃ فیل، سورۃ قریش، سورۃ کوثر ایک ایک بار اور پھر جیسا طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا گیا ہے اسی طرح بالترتیب سُوْرَۃ کَافِرُوْنَ، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ الناس، سورۃ فاتحہ اور الف لام میم اور مَا کَانَ سے تَسْلِیْمًا تک پڑھ کر پھر درود شریف پڑھیں اور سُبْحَانَ رَبِّکَ سے الْعٰلَمِیْنَ تک پڑھ کر دعا مانگیں اور ثواب اس کا امام حسن رضی اللہ عنہ کو پہنچائیں۔

ترکیب ختم غوثیہ عالیہ

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ، درود شریف ۱۱۱ مرتبہ، سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط ۱۱۱ مرتبہ، خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَتْ سُلْطَان شَیْخ سَیِّدْ عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِیْ اَلْمَدَدْ ۱۱۱ مرتبہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ o لا وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ o لا الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ o لا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ o ط فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا o لا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا o ط فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ o لا وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ o ع ۱۴۱ مرتبہ، سُوْرَۃ یٰسٓ ایک مرتبہ، یَابَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ مرتبہ، یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ ۱۱۱ مرتبہ، یَاشَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ ۱۱۱ مرتبہ، یَاھَادِیْ اَنْتَ الْھَادِیْ ۱۱۱ مرتبہ، یَا حَضْرَتْ شَاہْ مُحْیِ الدِّیْنْ

marfat.com

مُشْکِلْ کُشَا بِالْخَیْرِ ۱۱۱ مرتبہ، یا حَضْرَتْ غَوْثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللهِ ۱۱۱ مرتبہ سَهِّلْ فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِی کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ۱۱۱ مرتبہ، امداد کن امداد کن از رنج و غم آزا کن در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر ۱۱۱ مرتبہ، یَا شَیْخ سَیّدْ عَبْدَ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰهِ ۱۱۱ مرتبہ، مشکلات بے عدد داریم ما شَیْئًا لِلّٰهِ غَوْثِ اَعْظَمْ پِیْرِ مَا ۳ مرتبہ ماہمہ محتاج تو حاجت روا المدد یا غوث اعظم سیّدا ۳ مرتبہ، خُذْیَدِیْ یَا شَاهِ جِیلَانْ خُذْیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ اَنْتَ نُوْرُ الْاَحْمَدْ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۳ مرتبہ، وقت امداد یا شہ بغداد رس بفریاد یا شہِ بغداد ۳ مرتبہ درود شریف ۱۱۱ مرتبہ الحمد شریف ۱۱ مرتبہ۔

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور اسم ذات (اَللّٰہُ اور اَللّٰہُ ھُو) کا ذات کا ذکر کیا جائے۔

نوٹ: اسم ذات (اللہ) کا ذکر کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے جائیں، کَلِمَةُ حَقٍّ عَلَیْهَا وَبِهَا نُحْیٰی وَنَمُوْتُ وَنُبْعَثُ اِنْشَآءَ اللهُ عَلَیْهَا مِنَ الْاٰمِنِیْنَ اٰمِیْن اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اَللّٰهُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ختم شریف

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

سُوْرَةُ تَغَابُنْ اور سُوْرَةُ جُمُعَهْ، سُوْرَةُ الرَّحْمٰنَ وَ سُوْرَةُ مُدَّثِّرْ، سُوْرَةُ مُرْسَلَاتَ ایک ایک بار پڑھیں اور پھر سُوْرَةُ کَافِرُوْنَ سے۔

marfat.com

ختم شریف

حضرت سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح اقدس کے ایصال ثواب کے لیے مندرجہ ذیل ختم پڑھنا بہت بہتر ہے۔ درود شریف ۷ بار سورت الم نشرح ۱ بار سورہ قدر ۱ بار، سورت فیل ۱ بار، سورہ کوثر ۱ بار، سورہ نصر ۱ بار، سورہ کافرون ایک بار سورہ اخلاص ۳ بار، سورہ فلق ۳ بار، سورہ الناس ۳ بار، استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ۷ بار۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ۳ بار، تیسرا کلمہ ۳ بار پہلا کلمہ ۱۱ بار، اللہ ۳۳ بار، اللہ کے نام ۱۰ بار اور آخر میں الحمد شریف۔

ختم شریف

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کامل ہستی سے کون واقف نہیں اور بچہ بچہ آں جناب کی برکات کا معتقد ہے۔ ضرورت مند حضرات ان کا ختم پڑھا کر اپنی دلی آرزوؤں کو حاصل کریں۔ ترکیب ختم یہ ہے کہ پہلے درود شریف دس ۱۰ بار، بعدازاں سورۃ فاتحہ اکیس ۲۱ بار، سورۃ والشمس وسورۃ والیل پچاس پچاس بار، سورۃ غاشیہ چالیس بار، سورۃ طارق پچاس بار۔

marfat.com

ختم شریف

خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب یہ ہے: درود شریف چار۴ بار، الحمد للّٰہ دس بار، یا قھار اسی ۸۰ بار، سورۃ تکویر تیس ۳۰ بار، سورۃ انفطار دو۲ بار، سورۃ انشقاق دس بار، سورۃ بروج پندرہ ۱۵ بار، سورۃ طارق ستر ۷۰ بار، سورۃ اعلیٰ آٹھ ۸ بار، سورۃ غاشیہ ۷ سات بار، سورۃ فجر چار بار، یا ستار پندرہ ۱۵ بار یا غفار پچاس بار، بعدازاں درود شریف اور الحمد شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔

ختم شریف حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

سورت مزمل ایک بار، سورہ بروج ۱ بار سورہ طارق ۱ بار سورہ لیل ۱ بار سورہ تین ۱ بار، سورہ قدر ۱ بار، سورہ عصر ۱ بار، سورہ کافرون ۱ بار، سورہ نصر ۱ بار، سورہ اخلاص ۱ بار، سورہ فلق ۱ بار، سورہ ناس ۱ بار، ذکر نفی اثبات کھلا ذکر اللہ، کھلا، درود شریف ابراھیمی کھلا۔

ختم شریف حضرت علاؤ الدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

پہلے بسم اللہ شریف ایک سو ۱۰۰ بار، پھر سورۃ فاتحہ ساٹھ بار بعد اس کے سورۃ آل عمران ۱۰ بار، سورہ انعام ایک ہزار بار، سورۃ انفال ۷۰ بار۔ پھر درود شریف اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر ان کی روح کو ثواب پہنچا دیں۔

marfat.com

ختم شریف حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترکیب ختم: بیان کی جاتی ہے۔ پہلے درود شریف چھ٦ باراور سورۃ یٰسین تین٣ بار، بعدازاں سورۃ مدثر دس١٠ بار، سورۃ قیامۃ سورۃ اخلاص تین تین٣ سو بار، یا کریم اَسی ٨٠ بار، یا رحیم سولہ١٦ بار۔ یا جبار ایک سو ساٹھ ١٦٠ بار، یا ستار ایک ہزار بار، بعدازاں سورۃ رحمٰن نہایت بہترین طریقہ سے پڑھ کر دعا مانگیں تاکہ خداوند لایزال اولیاء مرحوم کو اس ختم کا ثواب دے کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

marfat.com

متن و ترجمہ
صحیح بخاری شریف
3 جلدیں مکمل

متن و ترجمہ
صحیح مسلم شریف
امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
3 جلدیں مکمل

فیوضاتِ جہانگیری شرح صحیح بخاری
جمال السنۃ
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
تقریباً 8 جلدیں مکمل

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ
3663 احادیث و آثار اور 555 افاداتِ رضویہ
پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ
جامع الاحادیث
مولانا محمد حنیف خاں رضوی
10 جلدیں مکمل

امجد الاحادیث
حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی
2 جلدیں مکمل

اظہارِ خطابت
مصنف صاحبزادہ مقبول احمد
ہر جلد میں
2 ماہ کے خطبات

شبیر برادرز
فون: 042-7246006